مسلمان عورت کا غیر مسلم مرد سے نکاح کرنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:FSD-9050 تاریخ:21-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ غیر مسلم ہندو یا عیسائی مرد سے مسلمان عورت کا نکاح کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مسلمان عورت کا عیسائی یا ہندو مرد سے نکاح کرنا، ناجائز، گناہ، حرام اور باطل ہے، اگر معاذ اللہ نکاح کرے گی، تو وہ نکاح منعقد ہی نہیں ہو گا۔ یاد رکھیے کہ نکاح کی صورت میں عورت پر مرد کو کامل ولایت حاصل ہوتی ہے، نیز عورت اپنے شوہر کی عادات واَطوار اپنانے میں منفعل مزاج ہوتی ہے، لہذا کافر مرد کے نکاح میں دینا یقینی اور بدیہی طور پر عورت کے اپنے اور پھر آئندہ آنے والی نسل کے دین کی تباہی کا سبب ہو گا۔ اِسی عبرت ناک نتیجے کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا﴿یَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ﴾ترجمہ: وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔(پ02، البقرۃ:221)لہذا قرآنِ حکیم کی نصوصِ قطعیہ اور فقہائے کرام کے بیان کردہ احکامات کی روشنی میں مسلمان عورت کا کسی بھی طرح کے کافر سے نکاح نہیں ہو سکتا، خواہ وہ ہندو، عیسائی، سکھ، یہودی یا دہریہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:﴿لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ﴾ترجمہ کنزالعرفان:”نہ یہ

ان (کافروں) کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہیں۔"

(پارہ 28، سورۃ الممتحنۃ، آیت 10)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:﴿وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰى یُؤْمِنُوْا وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓىٕكَ یَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ﴾ترجمہ کنزالعرفان:" اور (مسلمان عورتوں کو) مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے، اگرچہ وہ مشرک تمہیں پسند ہو، وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔"

(پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 221)

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:587ھ/1191ء) لکھتے ہیں:" منها اسلام الرجل إذا كانت المرأة مسلمة فلا يجوز إنكاح المؤمنة الكافر، لقوله تعالى:﴿وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰى یُؤْمِنُوْا﴾ولأن في إنكاح المؤمنة الكافر خوف وقوع المؤمنة في الكفر؛ لأن الزوج يدعوها إلى دينه، والنساء في العادات يتبعن الرجال فيما يؤثرون من الأفعال ويقلدونهم في الدين۔۔۔فلا يجوز إنكاح المسلمة الكتابي كما لا يجوز إنكاحها الوثني والمجوسي "ترجمہ: مسائلِ نکاح میں سے مرد کا مسلمان ہونا بھی ضروری ہے، جب عورت مسلمان ہو، لہٰذا مؤمنہ عورت کا کافر مرد سے نکاح کرنا، جائز نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" اور (مسلمان عورتوں کو) مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں" دوسری وجہِ حرمت یہ ہے کہ مومنہ کو کافر کے نکاح میں دینے سے ایمان والی عورت کا کفر کی دلدل میں پھنسنے کا قوی اندیشہ ہے، کیونکہ یقیناً شوہر اُسے اپنے دین کی طرف بلائے گا اور عورتیں عموماً عادات میں مَردوں کے پیچھے ہی چلتی ہیں، لہٰذا مرد جن کاموں کو ترجیح دیں گے، نیز جس دین کی پیروی کریں گے، عورت بھی بالتدریج اُسی طرف چل پڑے گی، لہٰذا مسلمان عورت کا کسی کتابی مرد سے بھی نکاح جائز نہیں ہے، جیسا کہ کسی بت پرست اور مجوسی مرد سے نکاح جائز نہیں۔

(بدائع الصنائع، جلد03، کتاب النکاح، صفحہ465، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحۡمَةُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ(وِصال:1340ھ/1921ء)نے لکھا:"مسلمان عورت کا نکاح مطلقاً کسی کافر سے نہیں ہو سکتا۔ کتابی ہو یا مشرک یا دہریہ، یہاں تک کہ اُن کی عورتیں جو مسلمان ہوں، اُنہیں واپس دینا حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ511، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

دوسرے مقام پر آپ رَحۡمَةُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے ہندوؤں کے ساتھ مناکحت کے متعلق سوال ہوا، تو آپ نے اُن سے نکاح کو "باطل" قرار دیتے ہوئے لکھا: مسلمان عورت کا اُن سے یا مسلمان مرد کا ایسی عورت سے نکاح باطل و حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ370، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مسلمان عورت کے کافر مرد سے نکاح کرنے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی دینی اور معاشرتی خرابیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے لکھا:"سبب تحريم زواج المسلم بالمشركة و المسلمة بالكافر مطلقا كتابيا كان أو مشركا: هو أن أولئك المشركين والمشركات يدعون إلى الكفر والعمل بكل ما هو شرّ يؤدي إلى النار، إذ ليس لهم دين صحيح يرشدهم، ولا كتاب سماوي يهديهم إلى الحق، مع تنافر الطبائع بين قلب فيه نور وإيمان وبين قلب فيه ظلام وضلال .فلا تخالطوهم ولا تصاهروهم، إذ المصاهرة توجب المداخلة والنصيحة والألفة والمحبة والتأثر بهم، وانتقال الأفكار الضالة، والتقليد في الأفعال والعادات غير الشرعية، فهؤلاء لا يقصرون في الترغيب بالضلال، مع تربية النسل أو الأولاد على وفق الأهواء والضلالات"ترجمہ: مسلمان مرد کے مشرکہ عورت کے ساتھ اور مسلمان عورت کے علی الاطلاق کافر مرد، خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک، کے ساتھ نکاح کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشرک مرد اور عورتیں، کفر اور واصلِ جہنم کرنے والے اعمالِ شر کے داعی ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے پاس باعثِ ہدایت کوئی دینِ حق اور پھر اُس کی طرف رہنمائی کرنے والی کوئی آسمانی کتاب نہیں ہے، نیز ایسا دل

کہ جس میں نورِ ایمان وہدایت ہو، وہ ایسے دل سے طبعی نفرت رکھتا ہے، جس دل میں کفر کی تاریکی اور گمراہی کا بسیرا ہو، لہذا نہ تو اُن کے ساتھ اختلاط کرو اور نہ ان کے ساتھ رشتہ داریاں قائم کرو، کیونکہ اُن سے رشتے داریاں بنانا، باہمی تعلق، خیر خواہی، محبت و الفت، اُن سے متاثر ہونے، گمراہ کن افکار کے منتقل ہونے اور غیر شرعی عادات واعمال کی تقلید کا باعث ہوتی ہیں؛ اس لیے کہ یہ لوگ گمراہی کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اپنی خواہشات اور گمراہیوں کے مطابق نسل کی تربیت میں کوتاہی نہیں کرتے۔ (التفسیر المنیر، جلد02، صفحہ292، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

واللہ **اعلم** عزوجل و رسولہ **اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

15 صفر المظفر 1446ھ/21 اگست 2024

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے